فریادرس صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

تحریر: عتیق الرحمٰن

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين امابعد۔ فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم۔ "امن يجيب المضطراذا دعاه ويكشف السوء ويجعلكم خلفاء الارض ء اله مع الله قليلا ما تذكرون" (نمل آیت نمبر۶۲)

ترجمہ۔ بھلا کون ہے جو بے چین دبے قرار کی سنتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے۔ (اور کون) زمین پر تم کو جانشین مقرر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں (نہیں) مگر تم بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو۔

ایک سچے مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اس ساری کائنات کا خالق ومالک صرف اللہ وحدہ لاشریک لی ذات ہے۔ بغیر کسی کی شرکت اور تعاون کے وہ ان جملہ مخلوقات کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔ جہاں وہ اللہ وحدہ لاشریک ان کا خالق ومالک ہے اسی طرح وہ رب العالمین بھی ہے ان مخلوقات کی پرورش ان کی روزی' ان کی ضروریات وحاجات' بیماری سے تندرستی اور مصائب و آلام وغیرہ کو رفع کرنا اس مالک کی ذمہ داری ہے کیونکہ اس کا وصف ہی رب العالمین ہے۔ اور پھر اس رب العالمین کی مقدس کتاب قرآن مجید کا سارا حصہ اس بات کا درس دیتا ہوا نظر آتا ہے کہ مخلوقات کی بیماری و تندرستی' آسانی و پریشانی' دکھ وسکھ ان کی ضروریات کو پورا کرنا اور نہ کرنا وغیرہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ ان مخلوقات میں سے کوئی بھی اس خالق کے جملہ تصرفات میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ یا کمی واضافہ کرنے کی ہمت وطاقت نہیں رکھتا۔ جس کی وضاحت رب العالمین اس طرح فرما رہے ہیں۔

"ولا تدع من دون الله مالاينفعك ولايضرك فان

فعلت فانک اذامن الظالمین وان یمسسک اللہ بضر فلا کشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلاراد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ وھو الغفور الرحیم" (یونس آیت نمبر۱۰۵، ۱۰۶)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان سے کوئی التجا نہ کیجئے۔ جو نہ آپ کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ اس وقت یقیناً ظالموں میں سے ہوں گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو سوائے اس کے اس کو دور کرنے والا بھی کوئی نہیں اور اگر آپ کو فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کی عنایت کو کوئی دور بھی نہیں کرسکتا۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ (نفع) پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا۔

"ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وھم عن دعائھم غافلون۔ واذا حشرالناس کانوالھم اعداء وکانوا بعبادتھم کافرین" (احقاف ۵-۶)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے۔ جو اللہ کو چھوڑ کر اسکو پکارے، جو قیامت تک اسکی پکار نہ سن سکے اور وہ انکے پکارنے کی خبر تک نہیں رکھتے اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو وہ انکے دشمن ہوجائیں گے اور ان کی عبادت کا ہی انکار کریں گے۔

ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

"یا ایھا الناس ضرب مثل فا استمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولواجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئالا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب، وماقدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز" (حج ۷۳-۷۴)

ترجمہ: اے لوگو تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کرسکتے اگرچہ اس کے لئے وہ سب جمع ہوجائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ طالب (مانگنے والا) اور مطلوب (جس سے مانگا جا رہا ہے) دونوں ہی عاجز ہیں اور انہیں اللہ کا مرتبہ جیسا پہچاننا تھا نہیں پہچانا اللہ تعالیٰ زبردست اور غالب ہیں۔

ان تین آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسئلہ ہذا کو روز روشن کی طرح عیاں کردیا ہے کہ اگر میرے سوا تم کسی کو بھی اپنی حاجت' مدد اور ضرورت کے لئے پکاروگے خواہ ہو زندہ ہو یا مردہ حجر ہو یا شجر' انسان ہو یا غیر انسان' کوئی جن ہو یا فرشتہ کوئی نبی ہو یا ولی' کوئی پیر ہو یا بزرگ کوئی امام ہو یا محدث' کوئی نیک ہو یا بد' کوئی بھی تمہاری حاجت براری نہیں کرسکتا' یہ تو صرف تمہاری خام خیالی ہے۔ تمہاری گھٹیا سوچ ہے' اور جاہلانہ عقیدہ ہے کہ تم نے اللہ کے سوا دوسروں کو مشکل کشا' حاجت روا' بہت کرنی والا سمجھ رکھا ہے۔ یہ تو قیامت تک تمہاری پکار کا جواب بھی نہیں دے سکتے۔ اور قیامت کے دن وہ بتلائیں گے کہ ہمیں تو تمہاری پکار کا بھی علم نہیں ہے اور آخری آیت میں تو اللہ کے سوا معبودوں کی حقیقت کو واشگاف الفاظ میں آشکار کردیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ واقعی ہی بہت کرنی والے' مشکل کشا' حاجت روا اور اولادیں دینے والے ہیں ایک لڑکا یا لڑکی تو بہت دور کی بات ہے ایک معمولی مکھی پیدا کرکے دکھادیں۔ اور آج تک یہ بات ثابت شدہ ہے کہ کوئی بھی مائی کالال ایک مکھی تو کجا اس کا ایک پر بھی نہیں بناسکا۔ اور اللہ کے فضل سے قیامت کی دیواروں تک نہ کوئی بناسکے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مزید دعوت چیلنج دی کہ یہ ایک مکھی پیدا کرنا تو بہت دور کی بات ہے یہ انسان یا یہ مشکل کشا (من دون اللہ) اللہ تعالیٰ کی سب سے کمزور مخلوق مکھی کا مقابلہ بھی نہیں کرسکتے۔ وہ کیسے اس طرح کی اگر مکھی ان کے کھانے سے کوئی چیز اٹھا کر لے جائے تو یہ مشکل کشا اس سے اپنا کھانا واپس نہیں لے سکتے۔ اس لئے نبی اکرمؐ جو امام اعظم ہیں جو امام الانبیاء ہیں جو خاتم الانبیاء سید الانبیاء ہیں انہوں نے وضاحت فرمادی تھی کہ عام آدمی تو عالم ہے میں جو ساری کائنات کا سردار ہوں

اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں میری کیا حیثیت ہے۔ شج النبی ﷺ یوم احد وکسرت رباعیتہ فقال کیف یفلح قومٌ شجو انبیھم فنزلت (لیس لک من الامرشئی) (بخاری)

ترجمہ: غزوہ احد کے دن نبی اکرم ﷺ زخمی ہوگئے اور آپ کے اگلے دانت توڑ دیئے گئے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ایسی قوم کیوں کر کامیاب ہوگی جو اپنے نبی کو زخمی کرے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ کے نبی ﷺ تمہیں ان امور سے کوئی واسطہ نہیں۔ "لیس لک من الامرشئی"

مزید وضاحت آپ ﷺ کے اس فرمان سے ہوجاتی ہے کہ جب "وانذر عشیرتک الاقربین" آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا "یامعشر قریش او کلمۃ نحوھا اشتروا انفسکم لااغنی عنکم من اللہ شیئا یاعباس ابن عبدالمطلب لااغنی عنک من اللہ شیئایا صفیۃ عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لااغنی عنک من اللہ شیئا ویافاطمۃ بنت محمدصلی اللہ علیہ وسلم سلینی من مالی ماشئت ولا اغنی عنک من اللہ شیئا" (بخاری)

ترجمہ: اے قریش کی جماعت (یا ایسا ہی کلمہ فرمایا) اپنی جانوں کو خریدو میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے عباس عبدالمطلب (چچا) میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے صفیہؓ (رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی) میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا اوراے فاطمہؓ (بنتِ محمد رسول اللہ ﷺ کی) جو میرے پاس مال ہے مانگ لے۔ میں اللہ تعالیٰ کے یہاں تیرے کچھ کام نہ آؤں گا۔

معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ بھی کسی کی مشکل کشائی نہ کرسکتے ہیں اور نہ کرسکیں گے، عام آدمی کی توکوئی بات ہی نہیں، اصل میں بات یہ ہے کہ مشرک آدمی اللہ تعالیٰ کی حقیقت سے ناواقف ہوتا ہے اسی لئے وہ غیراللہ سے فریاد کرتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے۔

اللہ کے پلڑے میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو لینا ہے لے لیں گے محمد ﷺ سے

یہ صرف اور صرف جہالت، دین سے اعراض اور کتاب وسنت سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے اگر قرآن وحدیث پہ صحیح ایمان ہو اور اس کا مطالعہ بھی ہو تو کبھی بھی انسان اللہ کے در کو چھوڑ کر غیر کے در پر نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت:- اللہ تعالیٰ کی معرفت پہچان اسکا رتبہ اور اس کی عظمت ورفعت کے متعلق ایک حدیث عرض کئے دیتا ہوں تاکہ اس کی قدر کا اندازہ کیا جاسکے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ "ان اللہ تبارک وتعالی یقول۔ یا عبادی کلکم مذنب فاسئلونی المغفرة فاغفرنکم ومن علم منکم انی ذوقدرة عی المغفرہ فاستغفرنی بقدرتی غفرت لہ، وکلکم ضال الامن ھدیت فاسئلونی الھدی اھدکم، وکلکم فقیر الامن اغنیت فاسئلونی ارزقکم ولوان حیکم ومیتکم واولکم واخرکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فکانو اعلی قلب اتقی عبد من عبادی لم یزدفی ملکی جناح بعوضة ولوا اجتمعوا فکانوا علی قلب اشقی عبد من عبادی لم ینقص من ملکی جناح بعوضة ولوان حیکم ومیتکم واولکم واخرکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فسئل کل سائل منھم مابلغت امنیتہ مانقص من ملکی الاکما لوان احدکم مربشفة البحر فغمس فیھا ابرة ثم نزعھاذلک بانی جواد ماجدہ عطائی کلام اذااردت شیئا فانما اقول لہ کن فیکون (ابن ماجہ ص ۳۳۲)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ (یعنی حدیث قدسی ہے) اے میرے بندو تم سب

خطاوار ہو، مگر جس کو میں معاف کروں، سو تم مجھ سے بخشش مانگو، بخش کروں گا۔ اور تم میں سے جو مجھ کو بخشش کرنے والا جانے پھر میری قدرت سے بخشش مانگے تو میں اس کو بخشش دیتا ہوں اور تم سب راہ بھولے ہوئے ہو، مگر جس کو میں ہدایت کروں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، تاکہ میں تم کو ہدایت کروں، اور تم سب محتاج ہو، مگر جس کو میں غنی کروں، پس تم مجھ سے دعا کرو، تاکہ میں تم کو روزی دوں، اور اگر تمہارے زندے اور مردے، اگلے اور پچھلے ہرے اور سوکھے سب ملک کر ایک متقی بندہ کے موافق پرہیزگار متقی ہو جائیں۔ (یعنی سب نیک بن جائیں) تو میری شان عظمت اتنی بھی زیادہ نہ ہوگی۔ جتنا مچھر کا ایک پر، اور اگر سب ایک بدبخت بندہ کے موافق نافرمان ہو جائیں تو میری شان عظمت میں اتنا بھی کم نہ ہوگا۔ جتنا ایک مچھر کا پر، اور اسی طرح سب ایک جگہ ایک وقت جمع ہو کر مانگنے لگیں اور جس کسی کا جہاں تک خیال پہنچے وہی سوال کرے اور میں سب کو ان کی تمناؤں کے موافق دے دوں تو میری بادشاہت میں سے اتنا بھی کم نہ ہوگا جتنا سمندر میں ایک سوئی ڈبونے سے پانی۔ گویا اس قدر بخشش میرے خزانے کے مقابلہ میں ایسی ہے جسے سمندر سے کوئی سوئی تر کر لیتا ہے۔ یہ اس واسطے کہ میں بڑا بخشش والا ہوں بڑی عظمت والا ہوں۔ میری بخشش ایک حکم ہے جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو سوائے اس کے نہیں کہ حکم دیتا ہوں ہو جا پس ہو جاتا ہے۔

تو جناب والا یہ ہے مالک الملک جسے شہنشاہ کہا جاتا ہے جسے "رب العالمین، الرحمن الرحیم اور مالک یوم الدین" کہا جاتا ہے یہ ہے مشکل کشا، یہ ہے حاجت روا، یہی ہے وہ ذات جو اولادیں دینے والی، کسی کو لڑکے ہی لڑکے دیتا ہے کسی کو لڑکیاں ہی لڑکیاں دیتا ہے کسی کو لڑکے اور لڑکیاں دونوں دیتا ہے۔ اور کسی کو دونوں سے محروم کر دیتا ہے اور کوئی اس کو پوچھنے والا۔

اسلئے یقین جانیے ایماندار آدمی وہی ہے جو یہ عقیدہ رکھتا ہے۔

"اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد"

اے اللہ تو دینے پر آئے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ اور اگر تو روک لے تو کوئی دے نہیں سکتا۔ اور کسی بڑے کی بڑائی تیرے پاس کوئی نفع نہیں دیتی۔ اور مومن کا یہی عقیدہ ہے۔ "انه لایزل من والیت ولایعزمن عادیت" اے اللہ جس کا تو دوست بن جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا اور جس کا تو دشمن بن جائے وہ کبھی معزز نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ تمام آیات واحادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی کسی کی فریاد رسی نہیں کرسکتا۔ صرف اللہ کی ذات ہی ایسی ہے جو انسان کی تمام مشکلوں کو حل کرنے پر قادر ہے دعا ہے کہ اللہ تعالٰی ہمیں ایماندار بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بقیہ اے چشم اشکبار

ہم نے ملکی ضرورت کے پیش نظر یہ مختصر سا جائزہ قارئین کے سامنے پیش کیا ہے اگرچہ اس سے بہت سے لوگ نہ صرف یہ کہ سیخ پا ہوں گے بلکہ ہم سے لیکر ہمارے اسلاف تک کو بھی اپنے "خوبصورت سخن" کا نشانہ بنائیں گے لیکن ہم بہرحال حق کہنے پر مجبور ہیں اور اگر اللہ ہماری یہ کاوش قبول فرمالیتا ہے تو ہمیں اپنے ان بھائیون کی "خوش کلامی" کا بھی شکوہ نہیں رہے گا۔ کہ

گلہ نہیں جو گریزاں ہیں چند پیمانے
نگاہ یار سلامت ہزار میخانے

عام لوگوں کی نسبت ہم علماء دین سے بالخصوص یہ امید ضرور رکھیں گے کہ وہ ہماری ان گزارشات پر "نظر کرم" ضرور کریں گے' تاکہ ہم سب مل کر خرافات ومغلظات سے پاک ایک نظام کے لئے جو خالص اسلامی ہو' کوشاں ہوسکیں اور سایہ قرآن وسنت اس ملک کا مقدر بن سکے۔ آمین